ابو یزید کے جھوٹے فضائل پر اک نظر

مَا يُرْوَى فِي مُعَاوِيَةَ مِنَ الْفَضَائِلِ فَإِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ مِنْهُ شَيْءٌ

فضائل معاویہ میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے اس میں سے کچھ بھی صحیح نہیں

امام اہلسنت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی

وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ الدِّهْلَوِيُّ الْحَنَفِيُّ: وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُحَدِّثِيْنَ قَالُوْا: لَمْ يَصِحَّ فِيْ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ حَدِيْثٌ، وَكَذَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ

شرح مشكاة، 775/9.

امام اہلسنت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

جان لیجئے! محدثین کرام نے فرمایا ہے: فضائل معاویہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، اور ایسا ہی امام سیوطی نے کہا ہے۔

علامہ عجلونی

وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: وَبَابُ فَضَائِلَ مُعَاوِيَةَ لَيْسَ فِيْهِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

العجلوني في كشف الخفاء ومزيل الإلباس، 565/2

علامہ عجلونی بیان کرتے ہیں: معاویہ کے فضائل کے باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل کے حوالے سے ابن حجر العسقلاني

أَنْبَأَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْجَرِيرِيُّ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ، أَنْبَأَنَا الدَّارَقُطْنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَيَّارٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدِ بْنُ الْحَرَفِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي فَقُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ رضی الله عنه وَمُعَاوِيَةَ؟ فَأَطْرَقَ ثُمَّ قَالَ: أَيْش أَقُوْلُ فِيْهِمَا؟ إِنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه كَانَ كَثِيْرَ الأَعْدَاءِ فَفَتَّشَ أَعْدَاؤُهُ لَهُ عَيْباً فَلَمْ يَجِدُوْا، فَجَاءُوْا إِلَى رَجُلٍ قَدْ حَارَبَهُ وَقَاتَلَهُ فَأَطْرَوْهُ كِيَادًا مِّنْهُمْ لَهُ

فتح الباري ابن حجر العسقلاني جلد 104/7

ہمیں ہبۃ اللہ بن احمد جریری نے بیان کیا ہے، اُنہیں محمد بن علی الفتح نے بیان کیا ہے، اُنہیں امام دار قطنی نے بیان کیا ہے، اُنہیں ابو الحسین عبد اللہ بن ابراہیم بن جعفر بن نیار البزاز نے بیان کیا ہے، اُنہیں ابو سعید بن الحرفی نے بیان کیا ہے، اُنہیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد محترم (امام احمد بن حنبل) سے عرض کیا: آپ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور معاویہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر انہوں نے (سوچنے کے انداز میں) اپنا سر جھکا لیا، پھر سر اُٹھا کر فرمایا: میں اُن دونوں کے بارے میں کیا کہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کثیر الاعداء (بہت دشمنوں والے) تھے، ان کے دشمنوں نے اُن کے عیب تلاش کیے انہیں کچھ ہاتھ نہ آیا۔ پھر وہ اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جس نے اُن سے جنگ اور لڑائی کی تھی سو انہوں نے اپنی طرف سے سازش کے تحت ان کی تعریف میں مبالغہ آرائی شروع کر دی۔

حضرت مقدام

وَعَنْ بُحَيْرٍ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِيْنَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی الله عنهما تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيْبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيْبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟ فَقَالَ الأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ: أَمَّا أَنَا، فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغِيْظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي، وَإِنْ u أَطْفَأَهَا اللهُ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي، قَالَ: أَفْعَلُ.

قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَنْهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَوَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ، يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ، وَفَرَضَ لابْنِهِ فِي الْمِئَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ، وَلَمْ يُعْطِ الأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيْمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ فِي السُّنَنِ وَهَذا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

أخرجه أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، 68/4، الرقم /4131

حضرت بُحیر حضرت خالد سے روایت کرتے ہیں، اُنہوں نے فرمایا: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، عمرو بن اسود اور اہل قنسرین سے بنو اسد کا ایک شخص معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے۔ معاویہ نے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ؟ اس پر حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' کہا، اس پر کسی شخص نے اُنہیں کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو ؟ اُنہوں نے اُس کو فرمایا: میں اس بات کو کیوں نہ مصیبت سمجھوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنی گود میں بٹھا کر فرمایا تھا: ''یہ مجھ سے ہے اور حسین، علی سے ہے''۔ اس پر اسَدی نے کہا: وہ ایک انگارہ تھا جسے اللہ نے بجھا دیا۔ خالد کہتے ہیں: اس پر حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے کہا: آج میں تم کو اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تمہیں غصہ نہ دلاؤں اور وہ کچھ نہ سناؤں جو تمہیں ناگوار ہو۔ پھر فرمایا: اے معاویہ! میں بات شروع کرتا ہوں، اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر میں جھوٹ بولوں تو میری تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سونا پہننے کی ممانعت سنی تھی ؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا ؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درندوں کی کھال کا لباس پہننے اور اُس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا ؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔

اس پر حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اے معاویہ! میں یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھتا ہوں۔ اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے معلوم ہے، آج میں تم سے جان نہیں چھڑا سکتا۔ خالد کہتے ہیں: اس کے بعد معاویہ نے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کے لیے اتنے مال و دولت کا حکم دیا کہ اتنا اُن کے دوسرے دو ساتھیوں کے لیے نہ دیا تھا، اور اُن کے بیٹے کا وظیفہ دو سو دینار کر دیا۔ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے (خود قبول کرنے کے بجائے) وہ سب کچھ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ خالد کہتے ہیں: اسدی کو جو ملا تھا وہ اس نے کسی کو نہ دیا۔ یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو اُنہوں نے کہا: مقدام ایک سخی شخص ہیں، اُنہوں نے اپنے ہاتھ کھول دیے۔ رہا اسَدی تو وہ اپنی چیز کو اچھے طریقے سے سنبھالنے والا ہے۔

اسے امام ابو داود نے 'السنن' میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ بَعْدَ هَذَا الْكَلَامِ: فَأَشَارَ بِهَذَا إِلَى مَا اخْتَلَقُوْهُ لِمُعَاوِيَةَ مِنَ الْفَضَائِلِ مِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ. وَقَدْ وَرَدَ فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ لَكِنْ لَيْسَ فِيْهَا مَا يَصِحُّ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ، وَبِذَلِكَ جَزَمَ إِسْحَقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا

ابن حجر العسقلاني فتح الباري، 104/7

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کلام کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس سے اُنھوں نے اُن بے اصل روایات کی طرف اشارہ کیا ہے جو لوگوں معاویہ کے فضائل میں گھڑی تھیں۔ فضائلِ معاویہ میں بکثرت روایات وارد ہوئی ہیں **لیکن ان میں سے کوئی روایت ایسی نہیں ہے جس نے کی سند صحیح ہو**، یہی امام اسحاق بن راھویہ، امام نسائی اور دوسرے علماءِ حدیث کا قطعی قول ہے

امام عبد اللہ بن مبارک (آپ کو امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا ہے)

رَوَى الْبَلَاذُرِيُّ عَنِ الْإِمَامِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: هَاهُنَا قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَ عَنْ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ، وَبِحَسْبِ مُعَاوِيَةَ أَنْ يُتْرَكَ كَفَافًا

البلاذري في أنساب الأشراف، 129/5

علامہ بلاذری نے اپنی سند کے ساتھ امام عبد اللہ بن مبارک سے روایت کیا ہے، کہا کہ مجھے حسین بن علی بن اسود نے بیان کیا، اُنھوں نے یحیٰ سے روایت کیا، اُنھوں نے امام عبد اللہ بن مبارک سے بیان کیا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: کچھ لوگ فضائلِ معاویہ کے متعلق سوال کرتے ہیں، حالانکہ معاویہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُنہیں چھوڑ دیا جائے (یعنی اس کے حوالے سے کوئی بات نہ کی جائے وہ بچ نکلے تو بڑی بات ہے)

علامہ بدر الدین عینی حنفی

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ الْحَنَفِيُّ: فَإِنْ قُلْتَ: قَدْ وَرَدَ فِي فَضِيْلَتِهِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ. قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَيْسَ فِيْهَا حَدِيْثٌ يَصِحُّ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ، نَصَّ عَلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْه وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا، فَلِذَلِكَ قَالَ: بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَقُلْ فَضِيْلَةً وَلَا مَنْقَبَةً.

العيني في عمدة القاري، 343/16

علامہ بدر الدین عینی حنفی فرماتے ہیں: اگر تم نے یہ کہو کہ معاویہ کی شان میں تو بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، تو میں جواب میں یہ کہوں گا: جی ہاں، لیکن اُن احادیث میں سند کے اعتبار سے کوئی حدیث بھی صحیح نہیں ہے، اسی موقف کو امام اسحاق بن راہویہ، امام نسائی اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔ اسی لیے امام بخاری نے ذکر معاویہ کا باب، کہا ہے، فضیلت اور منقبت معاویہ کا باب نہیں کہا۔

امام سیوطی

وَقَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ: بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ: لَمْ يَقُلْ وَلَا مَنْقَبَةٌ. لِأَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ فِيْ فَضَائِلِهِ شَيْءٌ. كَمَا قَالَهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ

السيوطي في التوشيح شرح الجامع الصحيح، 2379/6

امام سیوطی فرماتے ہیں: امام بخاری نے ذکرِ معاویہ کا باب قائم کیا ہے منقبت (فضیلتِ معاویہ) کا باب قائم نہیں کیا، کیونکہ معاویہ کے فضائل میں کوئی چیز صحیح نہیں ہے، امام اسحاق بن راہویہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

ابن تیمیہ

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَمُعَاوِيَةُ لَيْسَتْ لَهُ بِخَصُوْصِهِ فَضِيْلَةٌ فِي الصَّحِيْحِ

ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، 40/7

ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ خصوصاً معاویہ کی کوئی فضیلت کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں ہوئی۔

وَقَالَ أَيْضًا: وَطَائِفَةٌ وَضَعُوْا لِمُعَاوِيَةَ فَضَائِلَ وَرَوَوْا أَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْ ذَلِكَ كُلُّهَا كَذِبٌ

ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، 400/4

ابن تیمیہ ہی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ایک گروہ نے معاویہ کے لیے فضائل گھڑے ہیں اور اُنہوں نے اس سلسلے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں جو سب کی سب من گھڑت اور جھوٹی ہیں۔

ابن قیم

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ الْقَيِّمِ: وَمِنْ ذَلِكَ مَا وَضَعَهُ بَعْضُ جَهَلَةِ أَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ: لَا يَصِحُّ فِيْ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم شَيْءٌ

ابن القيم في المنار المنيف في الصحيح والضعيف/116

ابن قیم بیان کرتے ہیں: انہی (موضوعات) میں وہ روایات بھی ہیں جو معاویہ بن ابی سفیان کے فضائل میں اہل سنت کے بعض نادانوں نے وضع کی تھیں۔ امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: فضیلتِ معاویہ بن ابی سفیان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی صحیح چیز ثابت نہیں ہے۔

امام عبد الحي بن عماد الحنبلی امام نسائی کے حالات میں لکھتے ہیں

قَالَ الْإِمَامُ عَبْدُ الْحَيّ بْنُ الْعِمَادِ الْحَنْبَلِيُّ فِي تَرْجَمَةِ النَّسَائِيِّ مَا نَصُّهُ: قَالَ ابْنُ خَلِّكَانَ فِي «وَفَيَاتِ الْأَعْيَانِ»: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْأَصْبَهَانِيُّ: سَمِعْتُ مَشَايِخَنَا بِمِصْرَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ (النَّسَائِيَّ) فَارَقَ مِصْرَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ وَخَرَجَ إِلَى دِمَشْقَ. فَسُئِلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَمَا رُوِيَ مِنْ فَضَائِلِهِ فَقَالَ: أَمَا يَرْضَى مُعَاوِيَةُ أَنْ يَخْرُجَ رَأْسًا بِرَأْسٍ حَتَّى يُفَضَّلَ. وِفِي رِوَايَةٍ: مَا أَعْرِفُ لَهُ فَضِيْلَةً إِلَّا: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ»

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة، باب من لعنه النبي أوسبه أو دعا عليه وليس هو أهلا لذلك كان له زكاة وأجرا ورحمة، 2010/4، الرقم/2604

امام عبد الحي بن عماد الحنبلی امام نسائی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابن خلکان نے "وفیات الاعیان" میں لکھا ہے کہ محمد بن اسحاق اصبہانی نے بیان کیا ہے: میں نے مصر میں اپنے مشائخ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمٰن النسائی نے مصر کو اپنی آخری عمر میں چھوڑا تھا اور دمشق چلے گئے تھے، اُن سے معاویہ اور جو کچھ اُن کے فضائل میں روایت کیا گیا ہے اُس کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا معاویہ اس بات پر راضی نہیں کہ وہ برابر برابر نکل جائیں چہ جائیکہ انہیں فضیلت دی جائے، اور دوسری

روایت میں ہے کہ اُنہوں نے فرمایا

میں اُن کی کوئی فضیلت نہیں جانتا، سوائے اس حدیث کے کہ "اللہ اُن کے پیٹ کو نہ بھرے۔

ذكره ابن خلكان في وفيات الأعيان، 77/1

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ فِي كِتَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالآدَابِ.

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی "الصحیح" کی "کتاب البر والصلۃ" میں روایت کیا ہے۔

ابن العماد کا کلام امام نسائی پر

فَمَا زَالُوْا يُدَافِعُوْنَهُ فِي خُصْيَتَيْهِ وَدَاسُوْهُ. ثُمَّ حُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَتُوُفِّيَ بِهَا وَهُوَ مَدْفُوْنٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ: لَمَّا دَاسُوْهُ بِدِمَشْقَ مَاتَ بِسَبَبِ ذَلِكَ الدَّوْسِ وَكَانَ صَنَّفَ كِتَابَ الْخَصَائِصِ فِي فَضْلِ الإِمَامِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه وَأَهْلِ الْبَيْتِ، وَأَكْثَرَ

رِوَايَتَهُ فِيْهِ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ فَقِيْلَ لَهُ: أَلَّا صَنَّفْتَ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم كِتَابًا. فَقَالَ: دَخَلْتُ دِمَشْقَ وَالْمُنْحَرِفُ عَنْ عَلِيٍّ كَثِيْرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ يَهْدِيَهُمُ اللهُ بِهَذَا الْكِتَابِ. وَكَانَ إِمَامًا فِي الْحَدِيْثِ ثِقَةً ثَبْتًا حَافِظًا. اِنْتَهَى كَلَامُ ابْنِ الْعِمَادِ.

ذكره العكري في الشذرات الذهب، 1817/4، وابن خلكان في وفيات الأعيان، 7877/1

(امام نسائی چونکہ محب اہلِ بیت تھے اس لیے) وہ لوگ انہیں زدوکوب کرنے لگے، مسلسل اُن کے فوطوں پر ضربیں لگاتے اور بدن پر پاؤں سے ٹھوکریں مارتے رہے۔ پھر انہیں اسی حالت میں اٹھا کر مکہ مکرمہ لے جایا گیا جہاں ان کی شہادت ہوگئی، آپ صفا و مروہ کے درمیان مدفون ہیں۔ حافظ ابو نعیم اصبہانی فرماتے ہیں: جب اُنہیں لاتوں سے مارا گیا تو وہ اسی مار سے شہید ہوگئے، اور اس کا سبب یہ تھا کہ اُنہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور اہل بیت کرام کی شان میں ''کتاب الخصائص'' تصنیف فرمائی تھی اور اُس میں اکثر روایات امام f احمد بن حنبل سے نقل فرمائیں تو اُن سے پوچھا گیا: کیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بھی کوئی کتاب لکھی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں دمشق میں آیا تو بہت سے لوگوں کو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منحرف پایا، سو میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس کتاب کے ذریعے ہدایت دے۔ آپ حدیث کے امام تھے، ثقہ تھے، مضبوط تھے اور حافظ تھے۔ ابن العماد کا کلام اختتام پذیر ہوا۔

ذہبی ''تذکرۃ الحفاظ'' میں امام نسائی کے حالات میں

وَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ فِي تَذْكِرَةِ الْحُفَّاظِ فِي تَرْجَمَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ دِمَشْقَ وَالْمُنْحَرِفُ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بِهَا كَثِيْرٌ. فَصَنَّفْتُ كِتَابَ الْخَصَائِصِ رَجَوْتُ أَنْ يَهْدِيَهُمُ اللهُ. ثُمَّ إِنَّهُ صَنَّفَ بَعْدَ ذَلِكَ «فَضَائِلَ الصَّحَابَةِ» فَقِيْلَ لَهُ: أَلَّا تُخَرِّجَ فَضَائِلَ مُعَاوِيَةَ؟ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أُخَرِّجُ. حَدِيْثَ: «اللَّهُمَّ لَا تُشْبِعْ بَطْنَهُ»؟ فَسَكَتَ السَّائِلُ. وَأَمَّا اتِّهَامُهُمْ لَهُ بِالتَّشَيُّعِ فَلَيْسَ صَحِيْحًا. إِذْ إِنَّهُمْ اتَّهَمُوْهُ بِذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لَمْ يَصِحَّ فِي فَضَائِلَ مُعَاوِيَةَ إِلَّا: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ». وَلِأَنَّهُ أَلَّفَ فِي فَضْلِ عَلِيٍّ وَلَمْ يُصَنِّفْ فِي مَنَاقِبِ غَيْرِهِ بِالتَّخْصِيْصِ.

ذكره الذهبي في تذكرة الحفاظ، 699/2، والمزي في تهذيب الكمال 38/1

ذہبی ''تذکرۃ الحفاظ'' میں امام نسائی کے حالات میں۔ کہ اُنہوں نے فرمایا: میں دمشق میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ منحرف تھے، جس پر میں نے اس امید سے ''کتاب الخصائص'' تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے اُنہیں ہدایت عطا فرمائے۔ پھر اُنہوں نے ''فضائل الصحابۃ'' کتاب لکھی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ کیا آپ فضائل معاویہ میں کچھ روایت نہیں کریں گے؟ فرمایا: میں کیا چیز روایت کروں؟ کیا یہ حدیث: ''اے اللہ! اس کے پیٹ کو نہ بھرنا؟'' اس پر سائل خاموش ہوگیا۔ رہ گیا اُن پر شیعیت کا الزام تو وہ درست نہیں ہے، یہ تہمت لوگوں نے اُن پر اس لیے لگائی تھی کہ اُنہوں نے فرمایا تھا: معاویہ کے فضائل میں ''لا أشبع اللہ بطنہ'' کے سوا کوئی حدیث نہیں ہے، اور اس لیے کہ اُنہوں نے فضائل علی رضی اللہ عنہ میں کتاب تصنیف فرمائی تھی اور اُن کے علاوہ کسی اور کی شان میں کوئی مخصوص کتاب نہیں لکھی تھی۔

ذہبی "سیر أعلام النبلاء"

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي «سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ» مَا نَصُّهُ: ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی الله عنه مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَأَذَّنَ يَوْمًا فَقَامَ خَطِيبٌ يَمْدَحُ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه وَيُثْنِي عَلَيْهِ، فَقَامَ عُبَادَةُ رضی الله عنه بِتُرَابٍ فِي يَدِهِ، فَحَشَاهُ فِي فَمِ الْخَطِيبِ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ رضی الله عنه: إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا حِينَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِالْعَقَبَةِ، عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَمَكْسَلِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَلَّا نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاحْثُوا فِي أَفْوَاهِهِمُ التُّرَابَ».

ذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، 7/2

ذہبی "سیر أعلام النبلاء" میں: ابن ابی اویس اپنے والد سے، انہوں نے ولید بن داود بن محمد بن عبادہ بن صامت سے، اُنہوں نے اپنے چچازاد عبادہ بن ولید سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ معاویہ کے ساتھ تھے، ایک دن اُنہوں نے اذان کہی تو ایک خطیب کھڑے ہو کر معاویہ کی شان میں تعریف کرنے لگا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور خاک کی ایک مٹھی بھر کر خطیب کے منہ میں ٹھونس دی۔ اس پر معاویہ غضبناک ہوئے، جس پر سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تم (یعنی معاویہ) اس وقت نہیں تھا جب ہم نے عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی تھی کہ ہم اپنی پسند اور ناپسند، سستی اور کاہلی (ہر حالت) میں بھی سمع و اطاعت بجالانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اقدس کو ہر امر پر ترجیح دیں گے، اہل امر کے ساتھ ناحق تنازعہ نہیں کریں گے، ہر حال میں حق کی خاطر کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی بھر دینا۔

مزید معلومات ورابطہ کے لیے

Noor Ul Irfan Research Team
For Further Correspondence Noorulirfan92@Gmail.com
WhatsApp +12672309603